Regd. No. L 25-25 رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵-۲۵

THEVAKIL

وکیل

اللہ خیر الوکیل

نمبر ۱۶ | امرتسر ۳۰ مئی سنہ ۱۹۰۸ء ۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ شنبہ | جلد ۱۴

وکیل امرتسر

مرزا غلام احمد مرحوم

۲۶ مئی سنہ کی صبح ہندوستان کی جدید نبی تاریخ میں درج ہو چکی ہے کہ اس تاریخ کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جہاں سے بقول بعض جاہل و گمراہ انتقال کیا۔ مرحوم بچپن اپنی والدہ کے ساتھ تہیل ہوشیارپور کی فوج سے لاہور میں یتیم تھے گمراہ خانی محکمہ جو ایک ادنیٰ نوکر ہوا اور نہ درست آمدنی پر اور ایک غیر ملکی اور لاوارث نہ ہو کر اپنی عمل و استعداد کی بنا پر اس ایک بیحد شخص کے درجہ تک پہنچا جس کا پردہ الہام ہو کر اپنے مرنے تک ہندوستان کی ہندو دنیا میں تاریخ پیدا کر دیا۔

مرزا صاحب کی ابتدائی سوانح عمری اس قدر اختلاف کے ساتھ لکھی ہے کہ ہم اس کے لینے کے مجاز نہیں۔ اگر ان کے مصنفوں اور ان کے غیر کی کیفیت دیکھ کر نہیں۔ مگر وہ ہندوستان کی تاریخ میں اس حصہ کے ساتھ

نمبر آزمائی کر چکے ہیں۔ ان کے پیرو ان رسول پر مخالفت کی آگ بھڑکا رہے ہیں اور ہدایت بھیجا ہیں کہ مذہب اسلام کی برکتوں سے آگاہ کر رہے ہیں۔

مگر جو مرزا صاحب کے علوم مروجہ اور دینیات کی باقاعدہ تعلیم نہیں پائی تھی مگر انکی زندگی اور مذہبی کے اوقات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاص فطرت لیکر پیدا ہوئے تھے۔ جو ہر کس و ناکس کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے اپنے سلامہ صدر فطرت سلیم کی مدد سے جو ہر پر پوری عبور حاصل کیا۔ بیشتر اس کے قریب یکے انکی ۲۰-۲۰ سال کی عمر تھی ہم انکو ایک غیر معمولی نہ ہبی جوش میں سرشار پاتے ہیں وہ ایک پیچھے اور پاکباز مسلمان کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔ اسکا دل دنیوی کشمکشوں سے گریزاں ہے۔ وہ علی الاعلان انجمن حمایت اسلام انجمن میں خلعت ملتا ہے اٹھا لیکر کو شش میں مصروف ہے۔ ہم اسے بے چین پاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی ایسی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں ہے جسکا پتہ قالی دنیا میں نہیں ملتا اسلام اپنے گرد و پیش کے ساتھ اسپر چھایا ہوا ہے کہ وہ اداروں سے بھاگتے کرتا ہے کبھی حمایت اسلام لاہور کی کتابیں لکھتا ہے ۱۸۸۰ء میں بمقام ہوشیارپور اداروں سے مباحثات انہوں نے کئے ہیں انکا تالف ایک دلوں سے کم نہیں جاتا۔ غیر مذہب کی تردید اور اسلام کی حمایت میں ہر اور کتابیں انہوں نے تصنیف کی ہیں۔ انکے مطالعہ سے جو وجد پیدا ہوتا ہے لیکن نہیں آتا۔ (اسی ایک کتاب میں انہوں نے غیر مسلموں کو دعوت کی ہے یا مسلمانوں کو دل کی)

ابتدائی زمانہ کی پاکیزہ تصنیف کو ان آلائشوں اور گرد و غبار سے صاف کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا جو مولویوں کی توہم پرستیوں اور فطری کمزوریوں نے پیدا کر دیئے تھے۔ (مشکل سے تصنیف کہ ان کم ہندوستان کی نہ ہبی دنیا میں ایک گونج پیدا کر دی کی مسند آرائشگاہ ہمارے کانوں میں ابتک گونج رہی ہے۔ گو بعض بزرگان اسلام اب بھی اپنے کے بغیر ہونیکا فیصلہ دیدیں بعض اسوجہ کہ انہیں مرزا صاحب کے اپنی نسبت بہت سی پیشگوئیاں کی تھیں اور بالجملہ حفظ ماتقدم اپنے آئندہ دعاوی کے متعلق بہت کچھ مصالحہ مرزا صاحب کر لیا تھا لیکن انکے بہترین فیصلہ کا وقت ۱۸۸۰ء تھا جبکہ براہین احمدیہ شائع ہوئی۔ مگر اسوقت مسلمان الاتفاق مرزا صاحب کے حق میں یہ فیصلہ کر چکے تھے یہ دوسری بات ہے کہ اسکے بعد مرزا صاحب نے اپنے تئیں اسکا مستحق نہ رکھا۔

(کیونکہ کے لحاظ سے ہیں مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی نہ کہ ناسا رہنے بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز سا جینا چاہا اور اس نے ایک نفی کی زندگی بسر کی فرض کو مرزا صاحب کی زندگی کے ابتدائی پچاس سالوں نے ایسا ہی اخلاق پر اور اور سنجیدہ و اطوار۔ کیا لحاظ مذہبی خدمات و نمایاں دین مسلمانان ہند میں ہوتا برگزیدہ اور فاضل و تنگ مرتبہ پر ہو گیا تھا لیکن ہیں سخت افسوس کہ یہ حالت دیگر قائم نہ رہی کیونکہ ۱۸۸۰ء میں رسول ولی (خدا کا ولی دعوی) کی حمایت خدائی پیغام کے اعلان کا جو سے دنیا کی مذہبی تاریخ میں بے نظیر اہمیت اور تقدس رکھتا ہے۔ مرزا صاحب ۱۸۸۰ء میں جس مدت سے ۱۸۸۰ء میں پھر انکے حالات کو خدائی زبان میں ظہور ہونا شروع کر دیا۔ اور اپنی ذات بیان لانیکا کانہ الانس کے لیے زریعہ نجات